بیرت۔ ہے کہ پاکستان کا اب تک کوئی جغرافیہ بھی نہیں چھاپا گیا۔ ہے اور نہ عربی میں کوئی پاکستان کا جغرافیائی اور طبعی نقشہ ملتا ہے۔ یہ سب کام کرنے کے لیے اہل دل اور اہل قلم موجود ہیں۔ مگر ان کا کوئی قدر دان نہیں ہے۔ بیروت یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر احسان حقی کو راقم عرصہ سے جانتا ہے۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام انہوں نے رکھا "کشمیر المسلمۃ" (مسلمان کشمیر) اس کتاب کی اشاعت کے بعد ان کے پاس بیروت کے بھارتی سفارت خانے کا ایک نوجوان جس کا نام مبارک احمد ہے اور جو مذہبًا قادیانی ہے آیا اور اس نے ڈاکٹر صاحب کو شکایت کی کہ انہوں نے اس تالیف میں بھارت کے بارے میں نامناسب خیالات اور غلط نظریات کا اظہار کیا ہے۔ اس نے ڈاکٹر صاحب کو پیشکش کی بلکہ اصرار کیا کہ وہ سفارت خانے کے خرچ پر کشمیر کی سیر کریں اور جموں اور دیگر وادیاں دیکھیں تاکہ انہیں کشمیر کے جنت نظیر خطہ کو دیکھنے کا موقع ملے اور کشمیری مسلمانوں کی آزادی اور خوشحالی سے بھی آگاہ ہو سکیں۔ راقم کو ڈاکٹر حقی نے بتایا کہ وہ نوجوان مسلسل ان سے ملاقاتیں کرتا رہتا ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب کے اندر پاکستان کی بے پناہ محبت موجزن نہ ہوتی تو دوسرے عرب اسکالرز کی طرح وہ بھی بھارتی حکمت عملی کا شکار ہو جاتے۔

عرض یہ کر رہا تھا کہ پاکستان کی وزارت خارجہ شروع سے پاکستان کے حق میں موثر پروپیگنڈا کرنے سے قاصر رہی ہے اور اس کا یہ قصور تا ہنوز دور نہیں ہوا۔ لبنان کے مفتی شیخ خالد حسن ایک مرنجان مرنج آدمی ہیں۔ مگر ہم جب بھی ان سے ملتے ہیں وہ یہی شکوہ کرتے ہیں کہ ایک طرف بھارتی سفیر وقتاً فوقتاً ان کے دارالفتوی میں آکر ان سے ملتا رہتا ہے اور بڑے احترام کے ساتھ ان کو ہندوستان کے "سنہری کارناموں" سے متعارف کراتا رہتا ہے اور سفارت خانے کی تقریبات میں انہیں مدعو کرتا رہتا ہے اور دوسری طرف پاکستانی سفارت خانہ انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ مفتی صاحب جب کوئی پاکستان کے حق میں بیان دیتے ہیں تو اس کے چند روز بعد پاکستانی سفارت خانے کے ایک ملازم صلاح الدین خورشید صاحب (جو اب ریٹائرڈ ہو گئے ہیں) مفتی صاحب کا زبانی شکریہ ادا کر آتے ہیں۔ اور بس۔ میری گزارش یہ ہے کہ حکومت پاکستان بیروت کی اہمیت کو سمجھے۔ بیروت عرب ممالک کا دماغ ہے۔ تمام عرب ممالک میں بیروت کی علمی و ثقافتی تحریکیں اپنے اثرات ڈالتی ہیں۔ بیروت میں ایک مخلص اور پاکستان دوست اسلامی تحریک بھی موجود ہے۔ اس کا نام الجماعۃ الاسلامیہ ہے۔ اس کے سربراہ کا نام شیخ فیصل مولوی ہے۔ یہ تحریک صرف اسلامی رشتے اور اسلامی اخوت کے جذبے سے پاکستان کی غلام بے دام ہے۔ اس جماعت کے لوگوں کو بھی پاکستان کے مقاصد